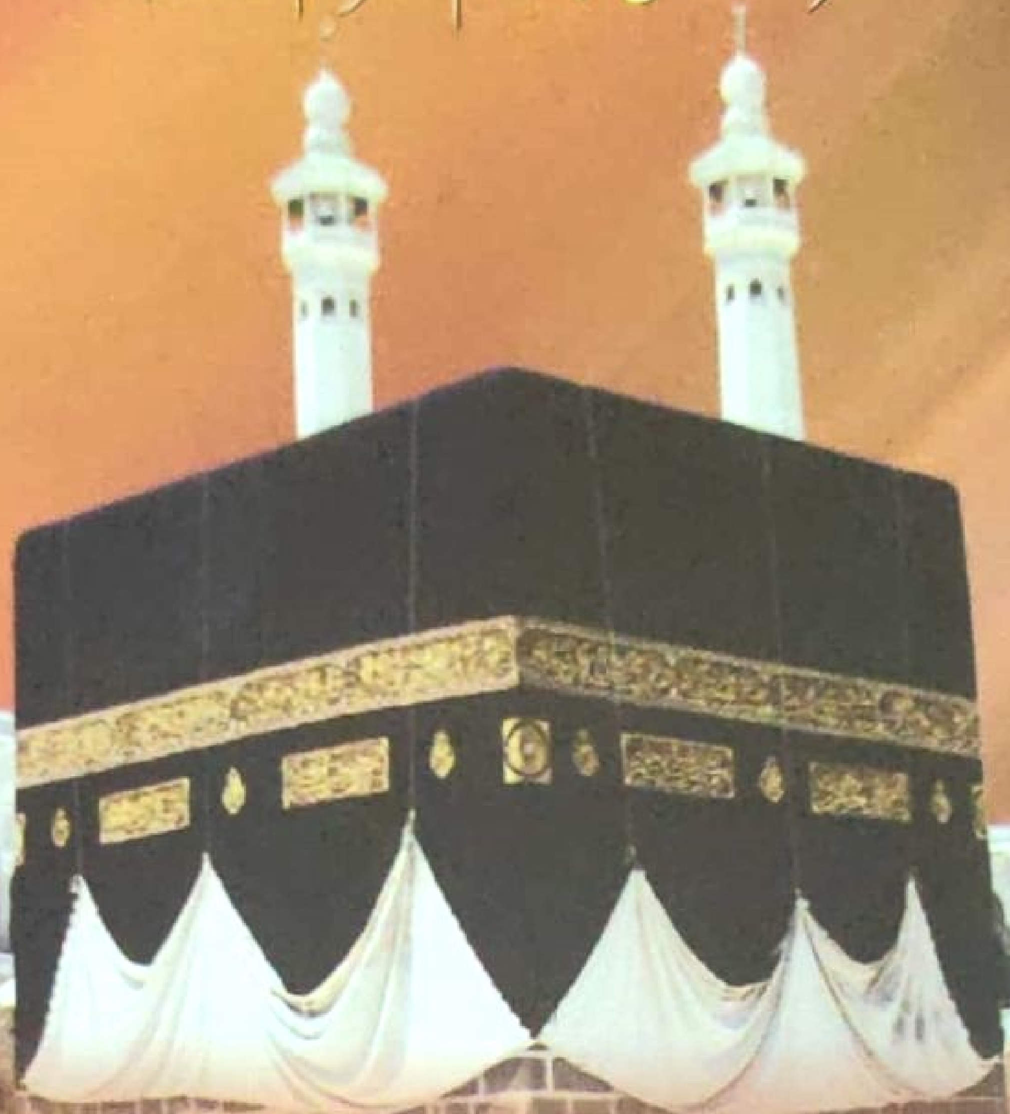
امام حرم

ڈاکٹر سعود بن ابراہیم الشریم حفظہ اللہ



کا ایک گراں قدر

خطاب

(یکم نومبر ۲۰۱۰ء مطابق ۲۳/ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ)

بمقام: جامع مسجد اہلحدیث مومن پورہ ممبئی

اعداد مولانا عبدالمعید مدنی

ناشر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

امام حرم

ڈاکٹر سعود بن ابراہیم الشریم رحفظہ اللہ

کا ایک گراں قدر

خطاب

(یکم نومبر ۲۰۱۰ء مطابق ۲۳/ ذوالقعدہ ۲۴۳۱ھ)

بمقام: جامع مسجد اہلحدیث مومن پورہ ممبئی

اعداد

مولانا عبدالمعید مدنی

ناشر

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

نام : امام حرم ڈاکٹر سعود بن ابراہیم الشریم/حفظہ اللہ
کا ایک گراں قدر **خطاب**

ترجمہ : مولانا عبدالمعید مدنی

ناشر : صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

سال اشاعت: جنوری ۲۰۱۱ء

کمپوزنگ : رضی الرحمٰن محمدی

مطبع : آفرین آرٹس:9819189965

ملنے کے پتے

- صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی
۱۴-۱۵، چونا والا کمپاؤنڈ، مقابل بیسٹ بس ڈپو، ایل بی ایس مارگ، کرلا (ویسٹ) ممبئی-۷۰
- جامع مسجد اہل حدیث مومن پورہ، ممبئی-۱۱
- مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ والخیریۃ، سونس
بیت السلام کمپلیکس، نزد المدینہ انگلش اسکول، مہاڈ ناکہ، کھیڈ، ضلع رتنا گیری-415709
- جماعت غرباء اہل حدیث مدرسہ محمدیہ ومسجد 49-A، میمن واڑہ روڈ، ممبئی-۳
- جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ، غوری پاڑہ، بھیونڈی

بسم الله الرحمن الرحيم

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين. أما بعد:

یکم نومبر ۲۰۱۰ء بعد نماز مغرب مرکزی جمعیت، صوبائی جمعیت اہلحدیث اور جامع مسجد مومن پورہ کی طرف سے ڈاکٹر سعود بن ابراہیم الشریم امام وخطیب مسجد حرام مکہ مکرمہ، پرنسپل شریعت کالج ام القریٰ یونیورسٹی اوران کے ہمراہ وفد کو جامع مسجد اہلحدیث مومن پورہ میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔

اس پروگرام میں صوبائی جمعیت اہلحدیث کے ذمے داران واراکین ملک کے کئی اکابر علماء ممبئی شہر کے دیگر اعیان جماعت، مومن پورہ مسجد کے مسؤلین اور شہر کے عوام وخواص کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔

اس پروگرام کی نظامت مولانا عبدالجلیل مکی نے کی جبکہ جمعیت اہل حدیث ہند کی طرف سے مولانا محمد مقیم فیضی اور صوبائی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے مولانا عبدالسلام صاحب سلفی اور جامع مسجد اہل حدیث مومن پورہ کی طرف سے صدر ٹرسٹ بورڈ محمد نجیب صاحب نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے امام حرم کی خدمت میں مومنٹو پیش کیا۔ اس کے بعد راقم سطور نے تینوں اداروں کی نمائندگی کرتے ہوئے معزز مہمان امام حرم کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔ مجلس میں موجود اعیان واکابرین میں مولانا عبدالہادی مدنی، مولانا عبداللہ مدنی اور ڈاکٹر ذاکر نائیک حفظہم اللہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد امام حرم شیخ شریم نے ایک مؤثر شاندار اور حقیقت افروز تقریر کی۔ تقریر کی ترجمانی مولانا محمد مقیم صاحب فیضی نے کی۔

تقریر کی اہمیت کے پیش نظر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی اسے کتابی شکل میں شائع کر رہی ہے۔ عربی متن اور تقریر کے علاوہ امام حرم شیخ سعود بن ابراہیم الشریم حفظہ اللہ سے متعلق مختصر تعارف، تقریر پر ایک تبصرہ ہے اور تقریر میں بلاد حرمین کے سلفی بھائیوں اور ہندوستان کے اہلحدیثوں کے درمیان جو رشتے ہیں ان رشتوں کی وضاحت کے لئے چند حاشیے لگائے گئے ہیں تاکہ قارئین کرام ان رشتوں کی اہمیت سمجھ لیں۔ تقریر کے دیگر عناصر مثلاً شیخ محمد بن عبدالوہابؒ اور ان کے خلاف افتراءات واتہامات اور وہابیت پر حاشیوں کا اضافہ کیا جا سکتا ہے لیکن ان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اس لئے کہ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ تقریر میں اصل چیز باعث کشش رشتوں کی تفصیل ہے اور پیشکش میں وقار اور نیا پن اور سچائی کا اظہار ہے اس لئے انھیں کی وضاحت کیلئے حاشیے لگائے گئے ہیں۔ خطاب کا عربی متن اس لئے شائع کیا جا رہا ہے تاکہ خطاب اور اس کے ترجمے کے تعلق سے کوئی بات بنانے کی کسی کو گنجائش نہ رہے اور سچائی کو عربی یا اردو کسی بھی حصے سے سمجھنا آسان رہے۔ اللہ تعالیٰ تمام تعاون کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ بالخصوص فضیلۃ مآب ڈاکٹر وصی اللہ عباس مدنی (پروفیسر ام القریٰ یونیورسٹی) وفضیلۃ مآب مولانا عبدالمعید مدنی حفظہما اللہ کو۔ ہمارے یہ اکابرین کلمۂ حق اور سلفیت کی سربلندی کے لئے دردمندی کے ساتھ ہمیشہ کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ فجزاهم الله خيرا۔ آمین

سعید احمد بستوی

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

۲۰ / جنوری ۲۰۱۱ء

ڈاکٹر سعود بن ابراہیم الشریم امام وخطیب حرم مکی

نام: سعود بن ابراہیم الشریم۔ ولادت 1965۔1388 بمقام ریاض۔

تعلیم : ابتدائی تعلیم مدرسہ عرین میں۔ متوسطہ مدرسہ نموذجیہ میں۔ اور ثانویہ یرموک شاملہ میں ۱۴۰۴ میں مکمل ہوئی۔ گریجویشن شعبہ عقیدہ اور مذاہب معاصرہ جامعۃ الامام سے ۱۴۰۹ میں کیا۔ ۱۴۱۰ میں المعہد العالی للقضاء میں داخلہ، اور ۱۴۱۳ میں وہاں سے ماسٹر ڈگری۔ ۱۴۱۴ میں جامعہ ام القری میں داخلہ ملا اور وہاں سے پی ایچ ڈی کی ڈگری امتیازی درجہ سے حاصل کی۔ اور ابو منصور محمد بن مکرم الکرمانی کی فقہ مقارن پر ایک مخطوطے کو ایڈیٹ کیا۔

مشائخ: مدارس اور جامعات کے اساتذہ سے استفادہ کے علاوہ علماء عصر سے مستفید ہوئے ان کے حلقہ درس میں شریک ہو کر ان سے استفادہ کیا اور بعض کتابیں پڑھیں۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے دروس میں شریک ہوئے۔ شیخ عبداللہ بن جبرین، شیخ عبداللہ عقیل، شیخ عبدالرحمٰن البراک، شیخ عبدالعزیز الراجحی، شیخ فہد الحمین، شیخ عبداللہ الغدیان، شیخ صالح بن فوزان الفوزان سے مستفید ہوئے۔

مناصب: (۱) ۱۴۱۰ھ میں المعہد العالی للقضاء میں مدرس (۲) ریاض میں امامت اسی زمانے میں۔ (۳) ۱۴۱۲ھ میں شاہی فرمان کے ذریعہ حرم مکی میں بحیثیت امام وخطیب تعین۔ (۴) ۱۴۱۳ھ میں شاہی فرمان کے ذریعہ مکہ مکرمہ کی عدالت عالیہ میں بحیثیت قاضی تعین۔ (۵) ۱۴۱۴ھ میں شاہی فرمان کے ذریعہ حرم مکی میں تدریس کی ذمہ داری۔ (۶) پی ایچ ڈی کے حصول کے بعد تدریس کا منصب جامعہ ام القری میں ملا۔ اس وقت مادہ فقہ کی تدریس کرتے ہیں اور جامعہ ام القریٰ میں کلیۃ الشریعہ کے پرنسپل ہیں۔

قاری قرآن: حفظ قرآن اور قرأت وترتیل میں انھیں خاص دلچسپی اور مہارت ہے۔ حرم شریف میں امامت کے سبب اس سلسلے میں ان کی خاص شہرت ہے۔ سارے عالم میں نہ

جانے کتنے لوگ ان کی قرأت کی نقل کرتے ہیں۔ حفص کی روایت کے مطابق ان کی قرأت ہوتی ہے۔قرآن کریم سے انھیں شروع ہی سے بڑا شغف تھا۔

اثرات: شیخ حرم میں درس دیتے ہیں، خطبہ دیتے ہیں، امامت کرتے ہیں، ان کی قرأت میں سادگی اور سوز ہے۔ان کے اثرات سارے عالم میں محسوس کئے جاتے ہیں۔ بلاد عالم میں وہ ملکوں ملکوں جاتے ہیں۔ان کے خطابات محاضرات اور تقریریں ہوتی ہیں۔لوگ ان سے عقیدت ومحبت سے چمٹ جاتے ہیں۔قرأت قرآن میں ان کی مہارت بھی سب سے زیادہ مؤثر ہے۔

تالیفات: (۱) كيفية ثبوت النسب (۲) كرامات الأنبياء (۳) المهدى المنتظر عنداهل السنه والجماعة (٤) اصول الفقه(سوال وجواب)(٥) التحفه المكية شرح حائية ابن ابى داؤدالعقيدية (٦) حاشية على لامية ابن القيم۔ یہ تمام غیر مطبوع ہیں۔

(۷) المنهاج للمعتمروالحاج (۸) وميض من الحرم مجموعة خطب (۱) (۹) خالص الجمان تهذيب مناسك الحج من اضواء البيان (۱۰) فقيه الخطيب والخطبه (۱۱) وبل السحابة على نظم الصحابة فى مدح المدينة طابة (۱۲) المرجعات حول انكار مصطفى محمود احاديث الشفاعات یہ سب مطبوع ہیں۔

دروس حرم:(۱) سلسلة شرح كشف الشبهات(۲) اسراج الخيول فى نظم القواعد الاربع والثلاثة الاصول (۳) النظم الحبيرفى فن اصول التفسير(٤) سلسلة شرح قصيدة حائية ابن ابى داؤد

خطبات حرم: دروس وخطب ویب سائٹ ''طريق الاسلام'' اس کے سوا ان کے چار مختلف ویب سائٹس ہیں۔

☆☆

امام حرم کا خطاب

(خطاب کا عربی متن)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونتوب اليه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادى له، وأشهد أن لا اله الا اله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

صاحب الفضيلة! نائب الأمين العام لعموم جمعية أهل الحديث، صاحب الفضيلة: الأمين العام لجمعيه أهل الحديث الأقليمية فى بومبائى حفظه الله، صاحب الفضيلة: أمير جمعية أهل الحديث فى بومبائى حفظه الله، أصحاب الفضيلة: المشائخ من أهل الحديث، أخى فى الله الدكتور ذاكر نائك إخوانى الحضور.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته:

وأهلا ومرحبا بكم فى هذا اللقاء الطيب المبارك الذى أرى انه من الواجبات على حينما وطأت قدماى أرض الهند، ومدينة بومبائى أن أمر على أصحابنا، وإخواننا، وأحبابنا أهل الحديث.

أهل الحديث هم أهل النبى وان
لم يصحبوا نفسه أنفاسه صحبوا

أهل الحديث الذين هم الطائفة المنصورة كما قال أهل العلم عنهم حينما قال النبى صلى الله عليه وسلم:

"لاتزال طائفة من أمتى على الحق ظاهرين، لا يضرهم من خذلهم، ولا

من خالفهم إلى يوم القيامة".

فسئل صلوات الله وسلامه عليه. فقال: هم ما انا عليه اليوم واصحابى.

وبين أهل العلم، ومنهم الامام البخارى رحمه الله، وغيره أنه هم أهل الحديث، وقال بعض السلف: ان لم يكونوا أهل الحديث فمن هم اذا؟

فأهل الحديث هم إخواننا، وأحبابنا، وهم الذين يكفيهم الشرف فى أن ينتسبوا إلى حديث النبى صلى الله عليه وسلم. نعم النسب! ونعم الانتساب! ونعم الشرف! كيف لا! وهذا الانتساب يعود إلى سيد البشر وسيد ولد آدم يوم القيامة صلوات الله وسلامه عليه.

يقول الشاعر:

دين النبى محمد آثار نعم المطيئة للفتى الأخبار
لاترغبن عن الحديث وأهله فالراى ليل والحديث نهار

نعم! حديث النبى صلى الله عليه وسلم كالشمس للسالك. كيف يسير المرء دون ان يقتدى بحديثه، وقدوته صلوات الله وسلامه عليه، ودون ان يسير على خطى خليل الرحمن صلوات الله وسلامه عليه. "أولئك الذين هداهم الله فبهداهم اقتده".

أيها الإخوة! نحن فى المملكة العربية السعودية بلاد الحرمين الشريفين نحب إخواننا أهل الحديث، وحبنالهم منطلق من صميم الدين والعقيدة ، لأنه يجمعنا بينهم وبهم فى المحبة كتاب الله جل وعلا، وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم. فهذا اول رابط يجمعنا بهم.

ورابط آخر يجمعنا بهؤلاء هو أننا فى الهم سواء، وفى المنهج سواء، وفى العقيدة سواء.

ثم أيضا يجمع بيننا رابط آخر، وهو ما نراه ونلمسه بين الحين والآخر في أزمنة الفتن، والجلب والتراسق في التهم تجاه بلاد الحرمين الشريفين. نرى الدور اللامع والجهد البارز لإخواننا اصحاب الحديث جزاهم الله خيرا في الدفاع عن ذلك. وفي تقليب الشبهات فجزاهم الله خيرا فجزاهم الله عنا خير الجزا. وإننا نلمس منهم هذا في كل حين وآن وفي أزمات متعددة سواء من أهل الحديث في الهند. أو من أهل الحديث في باكستان. أو في غيرهما فجهودهم مشكورة ملحوظة.

والرابط كذلك لما لهولاء من علاقة وثيقة، ومكانة ومحبة لدى ولاة الأمر في المملكة العربية السعودية مع ملوكها السابقين رحمهم الله، ومع خادم الحرمين الشريفين حفظه الله.

كما أن هناك رابطا آخر، وهو علاقة أهل الحديث بكبار علمائنا رحمهم الله: كامثال سماحة الشيخ عبدالعزيز بن باز رحمه الله تعالى وغيره من أهل العلم في المملكة العربية السعودية. فالعلاقة بينهم وبين أهل الحديث علاقة وطيدة، وعلاقة وثيقة. وما ذلك إلا لما يؤنس من صحة منهجهم: ولما يؤنس من حرصهم على الانتساب إلى النبي صلى الله عليه وسلم. وقد سمّوا أنفسهم أهل الحديث فهنيأ لهم هذا الاسم، ونبارك لهم ما بذلوه من جهود، ومواقف مشرفة تجاه العقيدة السلفية، و أيضا تجاه بلاد الحرمين الشريفين لاسيما فيمن وصفها بالوهابية. ونحن نعلم أن الوهابية ليست مذهبا خاصا. وإنما هي دعوة مجدد هداه الله جل وعلا للحق على تبيين ما اندرس من معالم الإسلام في حين، وهو الشيخ محمد بن عبدالوهاب. فهو كغيره لم يات بدين جديد، ولا بمذهب جديد، وإنما هو كمن سبقه كشيخ الإسلام ابن تيمية، وابن القيم، وابن كثير وغيرهم

رحمهم الله. ومن السلف كالامام مالك، وأبى حنيفة، والشافعى، واحمد وغيرهم رحمهم الله فلم يات بشى جديد. وإنما ذكر بالهدى الصحيح، وبما كان عليه النبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه.

نحن نعلم أن كل نعمة محسودة. ومن أعظم ما يحسد عليه الإنسان حينما يكون سائرا على الطريق الصحيح، وعلى المنهج القويم. وعلى رأس أولئك انبياء الله جل وعلا: فكل نبى لاقى من قومه مالاقى من الحسد والبغضاء والكراهية. فنسبوا اليهم ما نسبوا. واتهموه بما اتهموه به. ومنهم نبينا محمد صلى الله عليه وسلم. فقد اتهموه بأنه شاعر. وبأنه كاهن. وبأنه ساحر. وبانه معلم مجنون. كل هذه الأوصاف جاء ت بسيد المرسلين صلوات الله وسلامه عليه. فكيف بمن هو دونه من أئمة العلم والدين. ولا شك أن من كان على الحق فانه سيلاقى ما يلاقى من العناد. وسيلاقى ما يلاقى من الحسد، والبغضاء. ويكال إليه من تهم ويشار إليه من معايب.

وربما وصف أهل الحديث بانهم متشددون. وأنهم متنطعون. وربما وصف من أثرت فيهم دعوة الشيخ محمد بن عبدالوهاب بأنهم أيضا متشددون، متنطعون. وكل هذا من باب الحسدو التشفى.

لان هولاء جميعا لم يأتوا بما لم يأت به الأولون. وإنما كان منهاجهم، وكان طريقهم مبنيا على قال الله، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال الصحابةهم اولوالعرفان. لم يخرجوا عن قول الله جل وعلا وعن قول نبيهم صلى الله عليه وسلم. ولا عن أقوال سلف الأمة رحمهم الله تعالىٰ.

هذا هو المنهج الحق. وهو المنهج الصحيح. وهو الذى ينبغى علينا أن نعض عليه بالنواجذ. وأن نصبرونصابرعليه. وأن ندعوا غيرنا إليه بالحكمة والموعظة الحسنة. وأن نجادل بالتى هى احسن لا بالتىهى أخشن.

يعنى باللين والرحمة، والهداية، والحرص على تبليغ الدين للآخرين.

أسأل الله سبحانه وتعالى أن يوفقنى، واياكم فى هذا المكان إلى كل خير. وأن يجعلنا دعاة إلى دينه. وأن يرزقنا التمسك بسنة نبيه صلى الله عليه وسلم. اللهم ارزقنا التمسك بسنة نبيك صلى الله عليه وسلم. اللهم ارزقنا التمسك بسنة نبيك صلى الله عليه وسلم. اللهم ارزقنا الإخلاص فى العمل. اللهم ارزقنا الإخلاص فى العمل. اللهم ارزقنا الإخلاص فى العمل، والمتابعه لنبيك صلى الله عليه وسلم. يا ذا الجلال والإكرام. اللهم وفقنا جميعا لما تحبه وترضاه من الأقوال والأعمال يا حى يا قيوم. اللهم يا مقلب القلوب ثبت قلوبنا على دينك. اللهم يا مقلب القلوب ثبت قلوبنا على دينك. اللهم يا مصرف القلوب صرف قلوبنا إلى طاعتك! ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا. وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين. وصلى الله، وسلم على نبينا محمد، وعلى آله، وصحبه أجمعين .

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

امام حرم کا خطاب

(اردو ترجمہ)

حمد وصلوۃ کے بعد۔

فاضل گرامی نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث!

فاضل گرامی ناظم عمومی صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئ حفظہ اللہ!

فاضل گرامی امیر صوبائی جمعیۃ اہل حدیث ممبئ حفظہ اللہ!

قابل قدر مشائخ اہل حدیث!

میرے دینی بھائی ڈاکٹر ذاکر نائک اور میرے بھائی حاضرین کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس بابرکت اور پاکیزہ محفل میں آپ سبھی حضرات کو خوش آمدید اور مرحبا۔ جس وقت سرزمین ہند اور شہر ممبئ میں میں نے قدم رکھا اس وقت میں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ میرے اوپر لازم ہے کہ اپنے اہل حدیث ساتھیوں بھائیوں اور دوستوں سے ملاقات کروں۔

أهـل الـحـديـث هـم أهـل الـنبـي وان
لـم يـصـحـبـوا نـفسـه أنـفـاسـه صـحـبـوا

اہل حدیث ہی نبی کے ساتھی ہیں گوان کو ذات گرامی کی صحبت نصیب نہیں ہوئی ہے آپ ﷺ کے انفاس (احادیث) کی صحبت تو ان کو حاصل ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لاتزال طائفة من أمتي على الحق ظاهرين، لا يضرهم من خذلهم، ولا من خالفهم إلى يوم القيامة".

اہل حدیث ہی طائفہ منصورہ(۱) ہیں۔یہی اہل علم نے ان کے متعلق کہا ہے اور نبی صلی اللہ

(۱) کئی محدثین نے رسول پاک ﷺ کی حدیث میں وارد طائفہ منصورہ کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اہل حدیث ہیں۔سلسلہ الاحادیث الصحیحہ (۱/۵۳۹_۵۴۸) فتح الباری ۱۳/۳۶۳ اور شرف اصحاب الحدیث میں ان کے اقوال تفصیل سے موجود ہیں۔

یہاں کچھ محدثین کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں:

یزید بن ہارون کہتے ہیں:ان لم يكونوا اصحاب الحديث فلا أدرى من هم

(شرف اصحاب الحديث ٥٩ / ٦٢)

اگر وہ اصحاب حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا وہ کون ہیں۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں:هم عندی اصحاب الحديث (۶۱)

وہ میرے نزدیک اہل الحدیث ہیں۔

علی بن المدینی سے منقول ہے:هم أصحاب الحديث. وہ اصحاب حدیث ہیں۔(۳۰)

امام احمد بن حنبل کا مشہور زمانہ قول ہے:ان لم تكن هذه الطائفة المنصورة اصحاب الحديث فلا ادرى من هم. (٦١) اگر طائفہ منصورہ اصحاب الحدیث نہیں ہیں تو مجھے پتہ نہیں اور کون ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں:اذا رأيت رجلا من اصحاب الحديث فكأنى رأيت النبى صلى الله عليه وسلم حيا.(٩١) جب میں اصحاب حدیث میں سے کسی کو دیکھتا تو ایسا لگتا ہے میں نبی ﷺ کو زندہ دیکھتا ہوں۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:ليس قوم عندی خير من أهل الحديث: میرے نزدیک اہل حدیث سے بہتر کوئی گروہ نہیں ہے۔(حوالہ مذکور:۹۷)

اهل الحديث افضل من تكلم فى العلم اہل حدیث سب سے بہتر ہیں جو علم کی بات کرتے ہیں۔(حوالہ مذکور:۹۷)

عثمان بن ابی شیبہ نے بعض اہل حدیثوں کو دیکھا جو کچھ تغیر کا شکار ہو گئے تھے تو کہا:

أما إن فاسقهم خير من عابد غيرهم (شرف اصحاب الحديث:٩٨)

یاد رہے فاسق اہل حدیث عابد غیر اہل حدیث سے بہتر ہوتا ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں:الملائكة حراس السماء وأصحاب الحديث حراس الارض (شرف أصحاب الأرض : ٩١) فرشتے آسمان کے پہرے دار ہیں،اور اصحاب الحدیث زمین کے۔

احمد بن سنان کہتے ہیں:ليس فى الدنيا مبتدع إلا وهو يبغض أهل الحديث واذا ابتدع الرجل نزع حلاوة الحديث من قلبه (حوالہ مذکور)

دنیا میں کوئی بھی بدعتی اہل حدیث سے نفرت ضرور رکھے گا۔اور انسان جب بدعت کرنے لگتا ہے تو حدیث کی مٹھاس اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

علیہ وسلم کی حدیث سے یہی سمجھا ہے۔آپ نے ارشادفرمایا:

''میری امت کاایک گروہ ہمیشہ حق پر جمارہے گا غالب رہے گا قیامت تک نہ ان کو ذلیل کرنے والے انھیں نقصان پہنچا سکیں گے نہ ان کی مخالفت کرنے والے'' رسول اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے سوال کیا گیا وہ کون لوگ ہوں گے فرمایا وہ لوگ ہوں گے جس پر آج میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

اہل علم نے وضاحت کی ہے جن میں امام بخاری رحمہ اللہ بھی ہیں کہ طائفہ منصورہ اہل حدیث ہیں: اور بعض سلف نے کہا ہے طائفہ منصورہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو پھر کون ہیں؟

اہل حدیث ہمارے بھائی ہیں۔ہمارے دوست ہیں۔اور یہ وہ ہیں کہ ان کے شرف کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی طرف کرتے ہیں۔یہ بہترین نسبت ہے بہترین نسب ہے اور بہترین شرف ہے اور کیوں نہ ہو یہ نسبت تو سید البشر کی طرف ہے۔قیامت تک اولاد آدم کے سردار کی طرف ہے۔صلوات اللہ وسلامہ علیہ

شاعر کہتا ہے:

دين النبي محمد آثار

نعم المطيئة للفتى الأخبار

لاترغبن عن الحديث وأهله

فالراى ليل والحديث نهار

نبی ﷺ کا دین آپ کی احادیث ہیں۔اور ایک جوان کے لئے بہترین سواری اخبار ہیں۔

حدیث اور اہل حدیث سے بے رغبتی مت اختیار کرو رائے رات ہے۔اور حدیث دن ہے۔

جی ہاں! رسول پاک ﷺ کی حدیث مسافر کے لئے سورج ہے۔انسان حدیث رسول کی اقتدااور نبی کے قدوہ کے بغیر کیسے چل سکتا ہے۔علیہ صلوات اللہ وسلامہ: اللہ نے ان کی رہنمائی فرمائی ہے۔لہٰذا ان کی رہنمائی میں چلو۔

برادران گرامی! ہم مملکت سعودی عرب بلاد حرمین شریفین میں اپنے اہل حدیث بھائیوں

سے محبت کرتے ہیں۔ اوران کے لئے ہماری محبت دین اورعقیدے کی جڑوں سے بارآور ہوئی ہے۔ کتاب اللہ اورسنت نبی ﷺ نے ہمارے درمیان محبت کا رشتہ قائم کیا ہے۔ یہ پہلا رشتہ ہے(۲) جو ہمارے اوران کے درمیان قائم ہے۔

اور دوسرا رشتہ(۳) جو ہمارے اوران کے درمیان قائم ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا مقصد ایک ہے۔ ہمارا منہج ایک ہے۔ ہمارا عقیدہ ایک ہے۔

---

(۲) دین وعقیدے اور منہج پر قائم بلادحرمین شریفین کے باشندوں اور ہندوستان کے اہل حدیثوں کے درمیان رشتہ برابر قائم رہا اوراس کی اہمیت کا اعتراف بھی ایک تاریخی حقیقت بن چکی ہے۔ ہندوستان ہی نہیں بلکہ سارے عالم کے اہل حدیث بلادحرمین شریفین کے سلفی باشندوں اور بھائیوں سے محبت کا رشتہ رکھتے ہیں اور یہ رشتہ اتنا مفید ثابت ہوا ہے کہ اس کے ثمرات ونتائج ساری دنیا میں سامنے آرہے ہیں۔اس رشتے کی بنیاد پر آج سلفیت کی دعوت دنیا کے ہرکونے میں پہنچ چکی ہے اور تیزی سے پھیل رہی ہے۔

یہ دینی مخلصانہ رشتہ ہمیشہ بلادحرمین شریفین اوراہل حدیثوں کے درمیان قائم رہا اور مختلف خوشی اورغم کے حالات میں سب متاثر ہوتے رہے۔مختلف حالات میں غیراہل حدیث بھی اپنی اپنی وفاداریاں بھیس بدل بدل کر اعیان ملک، امراء وعلماء اور تجار کو پیش کرتے رہے لیکن یہ سب وقتی مصالح کی باتیں ہیں اورایسی باتیں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ مگر یہ سب غبار ہیں جو جلد بیٹھ جاتے ہیں۔

(۳) بلادحرمین کے ساکنوں اوردنیا کے تمام اہل حدیثوں کے درمیان ایک بنیادی رشتہ یہ ہے کہ ان کا عقیدہ منہج اورمقصد ایک ہے۔ یہ یکسانیت بہت بڑی طاقت ہے اوراس کا اثر ہرجگہ نمایاں ہے۔اس یکسانیت سے حجت وبرہان، دفاع عن الحق سوچ، فکر، ذہنیت، عمل اورمنصوبوں میں یکسانیت ہے، دعوت دین میں یکسانیت ہے۔ یہ اجتماعی قوت وتوانائی اور علمی مضبوطی کا باعث ہے۔اس یکسانیت نے ہرقسم کے فتنوں کوآسانی سے سمجھنے سمجھانے میں سارے عالم میں مدددی ہے اور ہرقسم کی لغزش کوفوراً محسوس کرنے میں مدددی ہے،صوفیت، تحریکیت، عصرانیت، باطنیت، الحادزندقہ، انکارحدیث، تخفیف حدیث، تخفیف عقائد، انتشارتشیع، خارجیت کے نت نئے فتنے سبھی ہرجگہ سلفی منہج کے ڈٹیکٹر پرفورا سارے عالم میں آجاتے ہیں۔ اللہ کی یہ سب سے بڑی نعمت ہے اوراہل حدیث حضرات ہرجگہ اس منہجی ڈیٹکٹر کو ہمیشہ روبعمل رکھتے ہیں۔

پھر ہمارے اوران کے درمیان ایک رشتہ اور ہے جس کو ہم وقتا فوقتا فتنوں کے دور میں اور بلاد حرمین کے خلاف تہمت طرازی کے وقت دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں ہم اپنے اہل حدیث بھائیوں کی نمایاں کوشش اور زریں کردار کو دیکھتے ہیں اس دفاع کا اللہ انھیں بہترین بدلہ دے ان شبہات کو ختم کرنے کا اللہ انھیں بہترین بدلہ دے۔ ہماری جانب سے اللہ انھیں بہترین بدلہ دے... ہم ان کی طرف سے یہ دفاع ہمیشہ محسوس کرتے ہیں۔(۴)

اور مختلف بحرانوں میں دیکھتے ہیں ہندوستان کے اہل حدیث کی طرف سے بھی اور پاکستان

---

(۴) ولاء براء، حب فی اللہ وبغض فی اللہ کے عقیدے پر قائم ساری دنیا کے اہل حدیثوں کی باہمی محبت اور دینی رشتہ کا واقعی تقاضا یہ تھا کہ اگر کہیں کسی جگہ اہل حدیثوں کے خلاف تہمت طرازی ہو، فتنے اٹھائے جائیں تو سارے اہل حدیث دفاع کے لئے تیار رہیں۔

الحمد للہ اہل حدیثوں کے باہمی رشتے کا یہ تقاضہ شروع ہی سے پورا ہوتا رہا، حضرت عثمان غنی، حضرت علی رضی اللہ عنہما کی شہادت سے لے کر آج کل کے فتنے وفساد تک ہر جگہ اور ہمیشہ اہل حدیث سارے فتنوں سے لڑتے رہے اور حق کا دفاع کرتے رہے۔ اسی طرح نجد پھر حجاز میں سلفی دعوت کے قیام کے وقت سے لے کر اب تک، اس کے خلاف ہر فتنے اور ہر تہمت کا اہل حدیثوں نے ابطال کیا۔

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب اور آل سعود کے متعلق اڑائے گئے اکاذیب اور فتنوں کا ابطال اہل حدیثوں نے کیا۔

سعودی حکومت جب تیسری بار نجد وحجاز میں قائم ہوئی اور ۱۹۲۵ میں بروقت کے جغرافیائی رقبے پر ان کی حکمرانی مسلم ہوگئی تو ساری دنیا کے مسلمانوں نے مخالفت کا بازار گرم کر دیا اور ان کی معاشی سیاسی سماجی ہر طرح کی ناکہ بندی ہوئی۔ مقامات مقدسہ کے نام پر دنیا کے سارے مسلمان بھڑکے اور بھڑکائے گئے۔ عالم جاہل، حکمراں، اور شیعہ سنی سب یکساں طور پر طوفان برپا کئے ہوئے تھے۔ حتی کہ فتاوی صادر ہوئے اور حج کا فریضہ پورا کرنے سے لوگوں کو روکا گیا۔ اخبارات فتاوی تقریریں، تحریریں، بیانات، پمفلٹ، دباؤ، وفود، گالی، تکفیری فتاوی کا ایک طوفان بپا تھا۔ اس نازک ترین حالت میں سارے جہان کے اہل حدیث عموما، اور برصغیر کے اہل حدیث خصوصا ہر طرح اپنے نجد وحجاز کے سلفی بھائیوں کے ساتھ تھے۔ ان کا دفاع کیا، ان کے خلاف تہمتوں کی نقاب کشائی کی۔

ان کے متعلق کتابیں لکھیں۔ اخبار ومیگزین میں مخالفوں کا رد کیا، سارے برصغیر میں ان کے لئے عوامی چندہ کیا، اہل حدیث علماء وعوام نے سارے برصغیر میں دل کھول کر ان کی بے نظیر مالی مدد کی، حج کے بائیکاٹ کو ناکام بنانے کے لئے کثرت سے اہل حدیثوں نے سفر حج کیا، ان کے حق میں کانفرنسیں ہوئیں قراردادیں پاس ہوئیں، ان کی مصیبت وپریشانی ہر اہل حدیث کی پریشانی بن گئی۔ ان کے لئے خصوصی دعائیں ہوئیں۔

کے اہل حدیثوں کی طرف سے بھی اور دیگر علاقے کے اہل حدیثوں کی طرف سے بھی۔ ان کی کوششیں قابل شکریہ ہیں اور قابل لحاظ بھی۔

اسی طرح ایک رشتہ اور بھی ہے مملکت سعودی عرب کے بادشاہوں سے ان کو محبت رہی ہے اوران سے گہرا تعلق بھی رہا ہے اور یہ ہمیشہ ان کی قدر کرتے رہے ہیں سابق ولاۃ امر کی بھی اور موجودہ خادم حرمین شریفین کی بھی۔ (۵)

اسی طرح ایک اور رشتہ بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اہل حدیثوں کا ہمارے علماء کبار سے گہرا

---

(۵) سعودی عرب کے حکمرانوں سے اہل حدیثوں کا ہمیشہ گہرا رشتہ رہا ہے اور ٹرانسپورٹیشن کی سہولیات کے بعد جب سے ملنا ملانا آنا جانا ہوا ہے یہ تعلق برابر قائم رہا۔ اگر اس کی تاریخ معلوم کی جائے تو ملنے جلنے کا یہ سلسلہ ایک صدی سے زیادہ مدت سے قائم ہے۔ جب سلطان عبدالعزیز اپنے والدگرامی امیر عبدالرحمٰن کے ساتھ کویت میں جلاوطنی کی زندگی گذار رہے تھے اس وقت دوغزنوی علماء کی ان سے ملاقات ہوئی۔ دونوں بھائی تجارت کی غرض سے وہاں گئے ہوئے تھے سلطان عبدالعزیز نے اس وقت ان سے علمی استفادہ کیا۔ اوران سے دعا کی درخواست کی۔ برصغیر کے اہل حدیث علماء ورؤساء کے ساتھ ان کا ربط ضبط برابر قائم رہا۔ دلی کے تجار کے ساتھ خاص کر ان کا ربط تھا اور تمام تجار سے عمومی تعلق تھا۔ اور آل سعود اسے اچھی طرح جانتے تھے۔ غزنوی علماء سے ان کا مخلصانہ تعلق تھا۔ سلطان عبدالعزیز نے کئی اہل حدیث علماء کو وزارت کی بھی پیشکش کی۔ لیکن وہ تنخواہ لے کر کام کرنے کو تیار نہ ہوسکے اور ان کا جیب ذاتی اخراجات کو برداشت کرنے کا متحمل نہ تھا اس لئے وزارت کی پیشکش کو قبول نہ کرسکے۔ بلاری اور مدراس کے اہل حدیث سیدگھرانے نے جدہ سے مکہ تک ۱۹۳۰ میں ریلوے لائن بچھانے کی بات کی تھی اوراس سلسلے میں طرفین میں ابتدائی میٹنگیں ہوئیں لیکن نہ معلوم کیوں یہ پروجکٹ روبعمل نہ آسکا۔

سلطان پر علماء اہل حدیث کا اتنا اعتبار تھا کہ غزنوی علماء اور مولانا امرتسری کے درمیان عقائد کے چند مسائل میں رونما اختلاف کے تصفیہ کے لئے ان کو جج بنایا گیا۔

جب سیکورٹی کا مسئلہ پیچیدہ نہ تھا تو حج پر جانے والے اہل حدیث علماء سعودی حکمرانوں سے ضرور ملتے تھے اور سلطان یہ ضرور کہتے تھے ہمارے اہل حدیث بھائی ہندوستان میں یا پاکستان میں کس حال میں ہیں۔ آج تک دوطرفہ محبت اور تعلق برقرار ہے اور اسے اب بھی آل سعود کے بڑے اچھی طرح جانتے ہیں اوراس کی رعایت رکھتے ہیں۔ اگر انھیں اس کی خبر نہ ہوتی تو بہت پہلے ہندوستان اور پاکستان کے مداری مولوی اور سیاسی شاطر ہمارے اوران کے درمیان اجنبیت کی دیوار کھڑی کردیتے۔

تعلق رہا ہے جیسے سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی اور دیگر مملکت سعودی عرب کے اہل علم۔ اہل حدیثوں کا تعلق ان کے ساتھ بڑا مضبوط اور بہت گہرا رہا ہے[۶] اور ہے اور یہ کیوں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے منہج کی صحت انسیت کا باعث ہے۔ اور نبی ﷺ کی طرف ان کی نسبت کی شدید خواہش اس محبت کا باعث ہے۔ انہوں نے اپنا نام اہل حدیث رکھا ہے۔ پس مبارک ہو انھیں یہ نام۔ ہم انھیں مبارک باد دیتے ہیں اس پر جو ان کی کوششیں ہیں اور سلفی عقیدے کے متعلق شاندار موقف ہے اور اس پر بھی جو بلاد حرمین کے متعلق جھود ہیں اور شاندار موقف رکھتے

---

(۶) یہ حقیقت ہے کہ اہل حدیثوں کا سعودی علماء سے گہرا رشتہ رہا ہے۔ استاد العرب والعجم سید السادات میاں نذیر حسین محدث دہلوی سے نجد کے چار معزز علماء نے تعلیم حاصل کی۔ رحمانیہ دارالحدیث دہلی میں چار سعودی علماء نے تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے ملک میں واپس جا کر سلفیت کی بھر پور اشاعت کی۔ اس کے سوا بھی افادہ واستفادہ کا سلسلہ جاری رہا۔ دارالحدیث مکہ مکرمہ اور دارالحدیث مدینہ منورہ کے قیام اور اس کے چلانے میں برصغیر کے اہل حدیثوں کا بھر پور تعاون رہا۔ جواب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے ساتھ مدغم ہوگئے ہیں۔ یہ ادارے عالمی سلفی مرکز تھے اور ان کے ذریعے سلفی علماء کا باہم ربط رہا۔ مولانا عبدالحق ہاشمی کا گھرانہ اور ان کی اولاد، مولانا ابو محمد ابراہیم آروی، شرف الدین گھرانہ بھیونڈی، دہلی اور پنجاب کے بعض علماء اور دیگر علاقوں کے بھی علماء نے وہاں کے علماء سے تعلق قائم رکھا۔ اور وہاں آباد بھی ہوئے۔ اور عموما تمام علماء اہل حدیث اور باشعور عوام بھی بلاد حرمین کے علماء سے بالعموم عقیدت ومحبت رکھتے ہیں۔

کئی سعودی علماء نے جامعہ سلفیہ بنارس میں کئی سال تک تعلیم دی۔ یہ شاہ فیصل کے خصوصی حکم کے تحت ہوا۔ اہل حدیث مدارس میں ان کا ریفریشر کورس بھی ہوتا رہا ہے۔ برصغیر کے ہزاروں اہل حدیث طلباء نے سعودی جامعات سے مختلف مراحل کی اعلی ڈگریاں حاصل کیں اور دنیا کے مختلف خطوں میں دین کا کام کرتے ہیں۔ خود سعودی عرب میں اہل حدیث فضلاء کی ایک اچھی خاصی تعداد خدمت دین اور تعلیم وتعلم میں لگی ہوئی ہے۔

اس علمی رشتے کا ایک سلسلہ یہ بھی ہے کہ برصغیر کے اکثر اہل حدیث اداروں کے علماء کا تعلق سعودی عرب کے علماء سے استوار ہے رابطہ میں شیخ ناصر عبودی ڈاکٹر عبداللہ نصیف، شوون الحرمین کے ذمہ دار شیخ سبیل وزارت شئون اسلامیہ کے شیخ صالح آل شیخ کا اہل حدیثوں سے دلی تعلق اور تبادلہ وفود کا سلسلہ زمانہ تک قائم تھا اور ہے اور یہ ایک نمایاں شکل ہے۔

حج کے موقع پر توعیہ کے پروگراموں میں اچھی خاصی تعداد اہل حدیث طلباء وعلماء کی شریک ہوتی ہے اور اپنی خدمات پیش کرتی ہے اور زمانے سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ علماء اہل حدیث کی علمی دینی کتابوں کو مختلف زبانوں میں چھاپا اور تقسیم کیا جاتا ہے اور سعودی علماء کی ان گنت کتابیں اردو اور دیگر زبانوں میں پورے ملک میں چھاپی اور تقسیم کی جاتی ہیں۔ ہندوستانی محدثین کی شروح احادیث کو عربی سلفی علماء میں اتنی مقبولیت حاصل ہے کہ متعدد ادارے انھیں چھاپتے ہیں اور ہر ذی علم کی لائبریری کی وہ زینت ہیں۔

ہیں خاص کر ان کے متعلق جنہوں نے سلفی عقیدے کو وہابیت سے جوڑ دیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہابیت کوئی خاص مذہب نہیں ہے۔ وہابیت محض ایک مجدد کی دعوت ہے۔ اللہ نے انہیں حق دکھلا دیا تھا تا کہ اس دور میں اسلام کے مٹے ہوئے نقوش کو نمایاں کر دیں اور وہ ہیں شیخ محمد بن عبدالوہاب۔ شیخ دیگر علماء حق کی طرح کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے اور نہ کوئی نیا مذہب۔ وہ بالکل اپنے سابقین کی طرح تھے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن القیم اور ابن کثیر وغیرہم رحمہم اللہ۔ اور اپنے اسلاف کی مانند جیسے امام مالک ابوحنیفہ شافعی اور احمد وغیرہ رحمہم اللہ شیخ کوئی نئی چیز لے کر نہیں آئے انہوں نے بس صحیح ہدایت کی تذکیر کی۔ اور اس کی، جس پر نبی ﷺ اور صحابہ تھے یا اس کو یاد دلایا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہر نعمت پر حسد ہوتا ہے، اور سب سے زیادہ حسد انسان سے اس وقت کیا جاتا ہے، جب وہ صحیح راستے پر چلتا ہے اور مضبوط منہج پر قائم رہتا ہے۔ اور ایسے حق پرستوں میں سب سے اوپر اللہ عزوجل کے انبیاء ہوتے ہیں۔ ہر نبی کو اپنی قوم سے حسد بغض اور نفرت کی اذیت اٹھانی پڑی۔ لوگوں نے ان سے طرح طرح کی باتوں کو منسوب کیا اور طرح طرح کی تہمتوں سے ان کو متہم کیا۔ انھیں میں ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں لوگوں نے آپ کو متہم کیا کہ آپ شاعر ہیں کاہن ہیں، جادوگر ہیں۔ اور بنے پاگل ہیں۔ یہ سارے اوصاف سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وسلامہ سے جوڑ دیئے گئے۔ جب سید المرسلین کے ساتھ یہ ہوا پھر ان اہل علم ودین کا کیا حال ہوگا جو آپ سے کمتر ہیں۔ لاریب جو بھی حق پر ہوں گے طے ہے کہ ان کو عناد کو جھیلنا ہوگا ان کو حسد اور بغض کا سامنا کرنا ہوگا۔ ان پر تہمتیں لگائی جائیں گی اور ان کے ساتھ نقائص کو جوڑا جائے گا۔

ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اہل حدیثوں کے بارے میں کہا جائے کہ یہ متشدد ہیں۔ یہ شذوذ پسند ہیں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ جنہوں نے شیخ محمد بن عبدالوہاب کی دعوت کا اثر قبول کیا ہے انھیں بھی کہا جائے یہ متشدد ہیں یہ شذوذ پسند ہیں۔ ان سب کا تعلق حسد سے ہے اور دل کی لگی کی تسلی حاصل کرنے سے ہے۔

اہل حدیث نے کوئی ایسی شے نہیں پیش کی جو پہلے لوگ نہیں لائے تھے۔ ان کا منہج ان کا

طریقہ فقط قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ ہے اور قال الصحابہ ہے جو اصحاب معرفت ہیں۔ یہ اللہ عزوجل کی بات سے نبی ﷺ کی بات سے اور اقوال سلف امت رحمہم اللہ سے نہیں ہٹے۔

یہی منہج حق ہے۔ یہی منہج صحیح ہے۔ اور یہی منہج ہے جو ہمارے لیے بہتر ہے کہ اس کو مضبوطی سے پکڑے رہیں اور اس پر جمے رہیں اور مل کر اس پر قائم رہیں اور جو اس منہج کو نہیں مانتے ہم ان کو اس کی دعوت دیں۔ حکمت سے۔ اور موعظت حسنہ سے۔ اور ان سے احسن طریقہ سے بحث کریں نہ کہ کھردرے انداز میں۔ مطلب یہ ہے کہ نرمی سے ہمدردی سے ہدایت کے لئے۔ اور دوسروں تک دین کو پہنچانے کے شدید جذبے سے۔

میں اللہ سبحانہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ اس جگہ وہ ہمیں اور تمہیں ہر خیر کی توفیق دے اور ہمیں اپنے دین کا داعی بنائے۔ ہمیں اپنے نبی ﷺ کی سنت کو تھامنے کی توفیق نصیب کرے۔ اے اللہ ہمیں اپنے نبی کی سنت کو تھامنے کی توفیق نصیب فرما۔ اے اللہ ہمیں اپنے نبی ﷺ کی سنت کو تھامنے کی توفیق نصیب فرما۔ اے اللہ ہمیں عمل میں اخلاص نصیب فرما۔ اے اللہ ہمیں عمل میں اخلاص نصیب فرما اور اپنے نبی ﷺ کی اتباع نصیب فرما۔ اے ذوالجلال والاکرام۔ اے اللہ ہم سب کو ان اعمال واقوال کی توفیق دے جن کو تو پسند فرماتا ہے اور جن سے تو راضی ہوتا ہے۔ اے حی وقیوم اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر جمادے۔ اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر جمادے۔ اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف لادے۔ اے اللہ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال۔ اور ہمیں اپنی رحمت عطا کر۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین/ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تبصرہ

امام حرم کی تقریر نہایت ہی تاریخی اہمیت کی حامل ہے۔ ان کی تقریر میں خلوص ومحبت اہل حدیثوں سے والہانہ لگاؤ ان کے ہر جملے سے امنڈا پڑتا تھا۔ ان کی تقریر میں صراحت تھی اس سے اہل حدیث منہج کی تاریخیت تسلسل اور حقانیت آشکارا تھی۔ مختلف ادوار کے علماء سلف کے اقوال اور فرمان رسول ﷺ کو پیش کر کے انہوں نے اہل حدیث کو طائفہ منصورہ قرار دیا۔ کتاب وسنت کی خالص تعلیمات ماننے والوں کو اہل حدیث کا پیارا نام استعمال کرنے پر انھیں مبارک بادی دی اور نبی پاک ﷺ اور آپ کی حدیث کی طرف انتساب اور نسبت کو بہترین نسبت، پیارا نام اور بہترین شرف قرار دیا۔

ایک معتبر عالم حرم مکی کے امام، ام القری یونیورسٹی کے شریعت کالج کے پرنسپل شرعی عدالت مکہ مکرمہ کے قاضی، ایک ذی علم اور مستند امام وخطیب کا اہل حدیث کو طائفہ منصورہ قرار دینا اور اس نام کو اعلی نسبت اور مشرف نام قرار دینا اور اس کے لئے تاریخی تسلسل کا ثبوت دینا بڑی بات ہے۔ مزید ان کو اس مبارک پاکیزہ نام اور اعلی نسب پر مبارک باد دینا اور ان سے والہانہ لگاؤ اور محبت کا اظہار کرنا ہندوستان کی بوالعجب سرزمین عجم کی عجمیت زدہ لوگوں کے لئے بڑی بات ہے اور پریشان کن اور حیران کن بھی۔ اس نام کی اہمیت حقانیت اور زمانی تسلسل اور اس کی منصوریت پر کیا فرق پڑ سکتا ہے اگر چند فریب خوردہ اس نام سے گریز کریں۔ خود فرمان رسول ہے طائفہ منصورہ کو لا یضرہم من خذلہم وخالفہم انھیں کسی کی مخالفت اور پسپائی ضرر رساں نہیں ہو سکتی۔

امام حرم نے برصغیر کے اہل حدیثوں اور حرمین شریفین کے حکمرانوں علماء اور عوام کے درمیان چھ رشتوں کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ ہمارے یہ باہمی رشتے زمانے سے قائم ہیں اور مضبوط ہیں ان کی تقریر کا بڑا حصہ انھیں رشتوں کی تفصیل پر مشتمل تھا:

(۱) دین وعقیدے میں یکسانیت (۲) منہج فکر اور عمل میں یکسانیت (۳) بحران اور فتنوں کے ایام میں اہل حدیث کا ہماری طرف سے دفاع اور آئے دن کے اتہامات اور شبہات کی تردید (۴) سعودی حکمرانوں اور اہل حدیثوں کے درمیان گہرا اور پرانا محبت واخلاص کا رشتہ (۵) سعودی علماء جیسے شیخ ابن باز رحمہ اللہ وغیرہ سے اہل حدیثوں کا گہرا اور مخلصانہ تعلق (۶) نام اور نسبت میں یکسانیت وقبولیت۔ بلاد حرمین شریفین کے باشندے علماء حکمراں اور عوام سلف صالحین کی راہ پر گامزن ہیں اہل حدیث اور سلفی ہیں۔اسی طرح برصغیر کے اہل حدیث بھی سلف صالحین کی راہ پر گامزن ہیں دونوں کی وصفی نسبت ایک ہے۔

امام صاحب نے فرمایا اس نسبت پر اور سلفی عقیدے ومنہج پر طعن وتشنیع ہوئی ہے اور اسے وہابیت کہا جاتا ہے اور اس کی نسبت امام محمد بن عبدالوہاب کی طرف کی جاتی ہے۔ جب کہ یہ کوئی شے نہیں ہے۔امام نجدی کی تعلیمات خالص کتاب وسنت کی تعلیمات ہیں۔ یہ وہی تعلیمات ہیں جو امام مالک، امام ابوحنیفہ امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کی تھیں اور جن کو ابن تیمیہ ابن القیم اور ابن کثیر وغیرہ رحمہم اللہ نے اپنایا تھا۔

امام حرم نے فرمایا کہ دراصل محض حسد بغض اور عناد کی وجہ سے ایسی تہمتیں لگائی جاتی ہیں اور یہ حسد سب سے زیادہ سب سے بڑی نعمت پر ہوتا ہے۔تقوی اور ہدایت سب سے بڑی نعمت ہے اس لئے اس پر اور اس سے سرفراز انبیاء سے سب زیادہ حسد کیا جاتا ہے۔اور سب سے زیادہ تہمتیں بھی ان کے سر پر تھوپی جاتی ہیں اور سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی لئے سب سے زیادہ حسد کیا گیا اور ان پر سب سے زیادہ تہمتیں بھی لگائی گئیں۔

آخر میں امام حرم نے حاضرین کے لئے بڑے سوز اور اخلاص سے دعا مانگی۔

امام حرم کی تقریر پانچ حصوں پر تقسیم ہے (۱) تمہیدی کلمات (۲) اہل حدیث نام ونسبت کی مدلل توضیح (۳) جماعت اہل حدیث اور بلاد حرمین شریفین کے حکمرانوں علماء اور عوام کے درمیان روابط اور مخلصانہ گہرے اور قدیم رشتے (۴) وہابیت کے نام پر تہمتوں کی تردید (۵) دعا۔

امام حرم کی تقریر حق پسندی جرأت اظہار اور سچائی پر مبنی ہے۔فتنوں بھرے ماحول میں

طائفہ منصورہ کی پہچان اپنے لوگوں کے درمیان بھی دھندلی ہوتی جارہی ہے۔لوگ اپنی اصلیت بھی بھول جاتے ہیں۔ایسے ماحول میں اتنی وضاحت اورصراحت سے اہل حدیث کی اہمیت فضیلت اوراصلیت کا پرزور بیان بڑی قدروقیمت کا حامل ہے،اہل حدیث نام سے احتیاط اور حذر رکھنے والوں کے سامنے لفظ اہل حدیث کی عظمت اوراس نام اورنسبت کی بڑائی اوراس کے لئے علمی اورتاریخی دلائل کی تشریح انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔اورکم فہموں کی آنکھ کھولنے کے لئے کافی ہے۔کیونکہ امام حرم کاعلم خودرو پودوں سے ہزارگنا گہراہےاس نقطے کوملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔

امام حرم کی تقریرکواعیان جماعت اہل حدیث علماءاورعوام نے انتہائی غورسے سنااور بار بار صدائے تحسین اورسبحان اللہ بلند ہوئی۔بارہا بہت سی آنکھیں اشکبار ہوئیں۔لوگوں پرتاثیروتاثر کی کیفیت طاری تھی۔حاضرین پرمکمل سکوت چھایا ہوا تھا۔امام حرم کی تقریرلوگوں کے دل ودماغ اورجذبات پرچھائی ہوئی تھی۔امام حرم بھی مجمع سے ایسے متاثر تھےلگتا تھا کوئی بچھڑاہوااپنوں سے برسوں بعد ملا ہے۔اوراپنی محبت اورجذبۂ اخلاص کولوگوں پرنچھاور کررہا ہے۔حاضرین اس اپنائیت اورلگاؤ سے سرشار تھے۔ان سے قبل بارہا حرمین کے ائمہ اورعلماء یہاں تشریف لائے اوران کے خلوص اوراپنائیت کا خوش نما نظارہ ہوالیکن شیخ شریم نے جس برجستگی سے مدلل انداز میں اہل حدیثوں سے اپنی اورسعودی عرب کے حکمرانوں علماءاورعوام کی اپنائیت کی وضاحت کی اس نے اب تک کے سارے ریکارڈ کوتوڑ دیا ہے۔اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیردے۔

استقبالیہ،سپاس نامے،تقریراورتاثرات کے بعدامیرصوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی مولانا عبدالسلام سلفی نے معزز مہمانوں کااس خوشنما ومبارک محفل میں شریک علماءوحاضرین کاشکریہ ادا کیا ناظم اسٹیج جناب مولاناعبدالجلیل مکی نے پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔ایک جم غفیر نے صلاۃ عشاء جامع مسجداہل حدیث مومن پورہ میں امام حرم کی امامت میں ادا کی اوربخوشی گھر واپس تشریف لے گئے۔

ایسے مواقع بہت کم آتے ہیں کہ مبارک بزم سجے،اچھی باتیں کی جائیں۔اچھے لوگ ہوں اوربات دل سے نکلے۔دنیا میں تگ ودواورمساعی کی ہزارشکلیں ہوتی ہیں۔لیکن وہ جہود مساعی

اورکوششیں جواخلاق محبت اورفدائیت کے رشتے میں بندھی ہوں اورجن کے پیچھے عقیدہ منہج اور مقصد کی یکسانیت ہو وہ پائیدار ثمر آور اور نتیجہ خیز ہوتی ہیں اور سدا بہار بن جاتی ہیں۔کون انکار کرسکتا ہے کہ بلاد حرمین کے سلفیوں اور برصغیر کے سلفیوں کی مخلصانہ جہود اوران کا باہمی رشتہ مقدس بابرکت اور صدا بہار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو قائم ودائم رکھے اوراس کے سارے مخلصانہ دینی جہود کوثمر آور نتیجہ خیز بنائے۔اوران کوششوں کوقبول فرمائے۔آمین

عبدالمعید مدنی

۲۰/جنوری ۲۰۱۱ء



You can view the video of this khutbah of
Shaykh Sa'ood Ash-Shuraim online on the following links

Part 1 : http://www.youtube.com/watch?v=YbAaJNSiDgc
Part 2 : http://www.youtube.com/watch?v=Z9Q_XYW8pD4

صوبائی جمعیت کی سرگرمیاں

صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی اپنے مقصد وجود اور مشن کی تکمیل میں بحمد للہ بساط بھر سرگرم عمل ہے اور خالص اسلام (کتاب وسنت) کی نشر واشاعت، دعوت الی اللہ، اصلاح نفوس، اصلاح ذات البین اور تعلیم وتربیت سے متعلق سرگرمیوں میں اپنا کردار نبھانے کی بھرپور سعی کر رہی ہے۔ ذیل میں اس کی سرگرمیوں کا ایک خاکہ پیش کیا جا رہا ہے:

- ماہانہ تربیتی اجتماعات کا انعقاد۔
- جلسے اور کانفرنسیں۔
- انفرادی ملاقاتیں اور دعوتی دورے۔
- ہینڈبل، اشتہارات اور کتابوں کی اشاعت۔
- مفت کتابوں کی تقسیم۔
- مکاتب کا ماہانہ تعاون۔
- ضرورت مند افراد کا تعاون۔
- مصائب وحادثات سے دوچار پریشان حال لوگوں کا تعاون۔
- نزاعات کے تصفیہ کے سلسلے میں تگ ودو۔
- دعاۃ کی تربیت کا اہتمام وغیرہ۔

دینی شعور رکھنے والے تمام غیرت مند افراد سے درمندانہ اپیل ہے کہ وہ مذکورہ مشن کی تکمیل میں جمعیت کا بھرپور تعاون فرمائیں۔ جزاهم الله خيراً.

Published By :

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES MUMBAI

14/15, Chunawala Compound, Opp. BEST Bus Depot,
L.B.S. Marg, Kurla (W)., Mumbai - 400 070.
Tel.: 2652 0077 • Fax : 2652 0066
E-mail : ahlehadeesmumbai@hotmail.com